2005-مچھلی کی آنکھ کھانا

سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کیا ہم مسلمانوں کے لیے مچھلی کی آنکھ کھانا جائز ہے ؟
میں ایک بار ہوٹل میں اپنے دوست کے ساتھ بیٹھی بڑے شوق سے مچھلی کا سر کھا رہا تھی، اور جب میں نے اس کی آنکھ کھائی تو میرا دوست مجھے کہنے لگا اسلام میں مچھلی کی آنکھ حرام ہے، کیا اس کا یہ قول صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

جب اللہ سبحانہ وتعالی نے درج ذیل فرمان کے تحت ہمارے لیے سمند کا شکار حلال قرار دیا :

{تمہارے لیے سمند کا شکار کرنا اور اسے کھانا حلال کیا گیا ہے، تمہارے فائدہ کے لیے} المآئدۃ (96).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ :

"سمندر کا مرا ہوا حلال ہے"

اور ہمیں یہ بتایا کہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے، اور مچھلی میں سے کچھ بھی استثنی نہیں کیا، اس سے ہمیں یہ علم ہوا کہ مچھلی کے سارے اجزاء جن میں مچھلی کی جلد اور اس کی دم اور آنکھ وغیرہ شامل ہیں حلال ہیں.

تعجب تو اس پر ہوتا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالی کی جانب سے حلال کردہ کو حرام کرنے کی جرات کس طرح کرتا ہے، یقینا یہ معاملہ بہت خطرناک ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو! اللہ تعالی نے جو پاکیزہ اشیاء تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام مت کرو، اور حد سے تجاوز مت کرو، یقینا اللہ تعالی حد سے تجاوز کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا} المآئدۃ (87).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے :

{آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالی کے پیدا کیے ہوئے اسباب زینت کو جو اللہ نے اپنے بندوں کے واسطے بنائے ہیں، اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز خالص اہل ایمان کے لیے ہونگی، اور دنیاوی زندگی میں مومنوں کے لیے بھی ہیں، ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے لیے صاف صاف بیان کرتے ہیں} الاعراف (32).

اور ایک مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان اس طرح ہے :

.{آپ کہہ دیجئے کہ یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالی نے تمہارے لیے جو کچھ رزق بھیجا تھا پھر تم نے اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ حلال قرار دے لیا، آپ پوچھئے کہ کیا تمہیں اللہ تعالی نے حکم دیا تھا، یا کہ تم اللہ تعالی پر افترا ہی کرتے ہو}. یونس (59).

اور اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو بغیر علم کے حرام کرنے سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

.{اور تم کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے، تاکہ تم اللہ تعالی پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالی پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم رہتے ہیں}. النحل (116).

اس لیے جس شخص نے مچھلی کی آنکھ حرام کہہ کر اللہ تعالی پر بہتان اور جھوٹ باندھا ہے اسے توبہ واستغفار کرنی چاہیے، اور دین کے معاملہ میں ایسی ویسی باتیں کرنے کی جرات مت کرے، اور بغیر علم کے کوئی بات نہ کرے، اور اگر کسی چیز کے متعلق اس کا ذہن اور دل نہیں مانتا اور وہ نہیں کھانا چاہتا تو اس کے لیے اسے حرام قرار دیا جائز نہیں.

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کی بو ناپسند کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص بھی اس خبیث اور گندے درخت سے کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب مت آئے، تو لوگ کہنے لگے حرام کر دیا گیا حرام کر دیا گیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا :

"لوگو مجھے کسی چیز ایسی چیز کو حرام کرنے کا حق حاصل نہیں جسے اللہ تعالی نے حلال کیا ہے، لیکن میں اس درخت کی بو ناپسند کرتا ہوں"

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے، اور مسلم شریف حدیث نمبر (877) میں ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واضح کر دیا اور بیان کیا کہ ان کا اسے ناپسند کرنا اور لوگوں کو یہ کھا کر مسجد میں آنے سے منع کرنے کا معنی یہ نہیں کہ یہ حرام ہے.

اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضب (گوہ) کھانا ناپسند کی تو اسے دوسروں کے لیے حرام قرار نہیں دیا، جیسا کہ درج ذیل قصہ میں موجود ہے :

خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھنی ہوئی ضب (گوہ) لائی گئی تو آپ نے اسے اپنے قریب کر کے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو وہاں موجود کسی نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ ضب (گوہ) کا گوشت ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا، تو خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ضب (گوہ حرام ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

نہیں، لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں نہیں پائی جاتی، تو میں اسے پسند نہیں کرتا، تو خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ نے اس گوشت کو کھایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کھاتا ہوا دیکھ رہے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4981) سنن نسائی حدیث نمبر (4242) سنن ابو داود حدیث نمبر (3200).

سوال کرنے والی جب آپ کو جواب کا علم ہوگیا ہے تو ہم یہاں ایک معاملہ پر آپ کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں، میری نظر آپ کے سوال پر پڑی جس میں آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ آپ اپنے دوست کے ساتھ ہوٹل میں سمندری کھانے کھانا گئی تھیں، گزارش ہے کہ یہ شخص نہ تو آپ کا خاوند ہے اور نہ ہی آپ کا محرم تو آپ کو اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرنا چاہیے، اللہ سے ڈریں، اللہ کا ڈر اختیار کرتے ہوئے اپنے آپ سے یہ دریافت کریں کہ دونوں میں سے کس کے متعلق سوال کرنا زیادہ اولی اور اعظم ہے ؟

آیا مچھلی کی آنکھ کھانے کے متعلق یا کہ کسی غیر محرم مرد کے ساتھ ہوٹل میں بیٹھ کر گپیں لگانے کے بارہ میں دریافت کرنا ؟

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی ناراضگی کے اعمال اور اس کے اسباب سے محفوظ رکھے، اور ہمیں اپنے تقوی و پرہیزگاری اور اپنا ڈر نصیب فرمائے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.